حفیظ جالندھری

(1900ء تا 1982ء)

حمد

تدریسی مقاصد

www.office.com.pk.

- طلبہ کو حمد کے بارے میں بتانا
- طلبہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے روشناس کروانا
- طلبہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کرنا
- طلبہ کو حفیظ جالندھری کے شعری اسلوب سے آگاہ کرنا
- بچوں کو حفیظ جالندھری کے حالاتِ زندگی سے آگاہ کرنا
- بچوں کو نظم اور غزل کے بارے میں معلومات فراہم کرنا
- بچوں کو نظم اور غزل کے فرق سے آگاہ کرنا

http://www.office.com.pk

شاعر کے حالاتِ زندگی

نام محمد حفیظ، حفیظ تخلص، جالندھر میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ بعض حالات کے سبب تعلیم ادھوری چھوڑ کر لاہور چلے آئے۔ حفیظ نے گیارہ سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کیے۔ فارسی کے مشہور شاعر مولانا غلام قادر گرامی کے شاگرد تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ شاعری میں نکھار آتا گیا۔ علامہ اقبال سے بہت متاثر تھے۔ ان کا قول ہے کہ "اگر اقبال نہ ہوتا تو حفیظ بھی نہ ہوتا۔" انھوں نے اپنی محنت اور لیاقت سے دنیائے شعر و ادب میں ایک ممتاز مقام حاصل کیا۔

1925ء میں نواب خیر پور سندھ نے تین سو روپے ماہوار مشاہرے پر درباری

شاعر کے طور پر حفیظ کو یاد کیا لیکن حفیظ کو یہ زندگی پسند نہ آئی۔ان کی مشہور نظم ''رقاصہ'' اسی زمانے کی یادگار ہے۔دوسری جنگ عظیم کے وقت سانگ پبلسٹی آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر جنرل بنے۔مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو فوجی بھرتی پر آمادہ کریں۔قیام پاکستان کے بعد آزاد کشمیر کے شعبہ نشرواشاعت میں کام کیا۔حفیظ کو پاکستان کے قومی ترانے کا خالق ہونے کا شرف حاصل ہے۔ایک عرصے تک وہ بساط شعروادب پر چھائے رہے۔

حفیظ کا قومی اور ملی کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اسلام کی درخشندہ اور تابناک تاریخ کو نہایت اثر آفرین انداز میں نظم کیا ہے' چنانچہ شاہنامہ اسلام کو قبول عام کا درجہ حاصل ہوا۔

تصانیف: ان کی اہم تصانیف یہ ہیں: شاہنامہ اسلام (چار جلدیں) نغمہ زار۔ سوزوساز۔ تلخابہ شیریں' تصویر کشمیر' حفیظ کے گیت' حفیظ کی نظمیں' بزم نہیں رزم' چراغ سحر وغیرہ

وفات: حفیظ جالندھری نے 1982ء میں وفات پائی۔ان کا مزار اقبال پارک' لاہور میں واقع ہے۔

مرکزی خیال

اس حمد کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ سے ساری دنیا کو پیدا کیا ہے۔ وہی ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔ اس نے انسان کو اسلام کی فطرت پر پیدا کیا ہے۔

خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے ایک حرف کن سے ساری دُنیا کو پیدا کیا اور اس میں گھما گھی بھر دی۔ اس دنیا اور آسمان کا سارا نظام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ زمین پر موسموں کا بدل بدل کر آنا جانا، انسان کے لیے ہر قسم کی نعمتوں کی فراوانی، پھل، پھول اور اناج، ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ تمام مخلوقات جن، انسان، چرند، پرند، حیوانات غرض کہ دنیا کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اس کا سب سے بڑا کرم یہ ہے کہ اس نے انسان کو نیک فطرت

http://www.office.com.pk

پر پیدا کیا ہے اور حضرت محمد ﷺ کے نام پر قربان ہونے کا جذبہ دلوں میں رکھا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کن	ہو جا	عالَم	دُنیا
کشاکش	کشمکش، کھینچا تانی	صدا	آواز
ہاؤ ہو	گہما گہمی	نظام آسمانی	آسمان کا انتظام
حکمران	بادشاہ	جاودانی	ہمیشہ رہنے والی
باغبانی	باغ کی حفاظت کرنا	جلوہ آرا	ظاہر ہونا، نمایاں ہونا
مظاہر	ظاہری چیزیں	داتا	روزی دینے والا مراد اللہ تعالیٰ
دسترخوان	وہ کپڑا جسے بچھا کر کھانا کھایا جاتا ہے	نعمت	انعام، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا گیا انعام
سرد و گرم	مراد ہر طرح کا موسم	تر	گیلا، بھیگا
تاریکی	اندھیرا	اجالا	روشنی
شان	شوکت	کائنات	دُنیا
مخلوقات	مخلوق کی جمع، لوگ	خالق	پیدا کرنے والا
نباتات	جڑی بوٹیاں	جمادات	بے جان چیزیں
حیوانات	حیوان کی جمع، جانور	بشر	انسان
فطرت	قدرت	شیدا	عاشق، فدائی

http://www.office.com.pk

نظم کی تشریح کے اصول

تمہید

نظم کی تشریح نثر کی تشریح سے یکسر مختلف ہے۔ نثر میں مصنف اپنے خیالات کو کھول کر اور وضاحت سے بیان کر سکتا ہے جب کہ نظم میں شاعر کو اپنے خیالات کے اظہار کے لیے اختصار سے کام لینا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اسے اشارے کنائے سے کام لینا پڑتا ہے۔ اس لیے نظم کی تشریح کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس کے نفس مضمون کو سمجھا جائے اور پھر جس مفہوم کو شاعر نے اختصار کے ساتھ پیش کیا اسے وضاحت کے ساتھ بیان کیا جائے شاعر تو قافیے اور ردیف کی پابندی کی وجہ سے کسی خیال یا تصور کو دو مصرعوں میں بیان کرنے پر مجبور ہے لیکن تشریح کرتے وقت آپ پر ایسی کوئی پابندی یا مجبوری نہیں ہے بلکہ آپ زیادہ سے زیادہ الفاظ میں اس خیال یا مضمون کو خوب کھول کر اور وضاحت کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔

درست ادائیگی

سب سے پہلے آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ نظم کے اشعار کو صحیح طور پر ادا کیا جائے۔ نظم کو سمجھنے کے لیے نظم کی صحیح اور درست ادائیگی نہایت ضروری ہے۔ ظاہر ہے نظم کو پڑھتے وقت ہمیں کہیں رکنا پڑتا ہے اور کہیں کم اور کہیں زیادہ زور دینا پڑتا ہے۔ اس لیے آپ تشریح کرنے سے پہلے شعر کو دو مرتبہ درست ادائیگی کے ساتھ پڑھیں اور منہ میں دہرائیں۔ اس سے شعر کا مفہوم سمجھنے میں مدد ملے گی۔ آپ دیکھتے ہیں کہ قوالی، گیت اور نغموں کو بڑے اہتمام سے ترنم کے ساتھ موسیقی کے سازوں کی مدد سے خاص لے سے پیش کیا جاتا ہے جس سے سننے والے محظوظ بھی ہوتے ہیں اور پیش کردہ اشعار کو خوب سمجھ بھی لیتے ہیں۔

http://www.office.com.pk

حوالہ متن

اس عنوان کے تحت متعلقہ نظم اور شاعر کا حوالہ دیں۔

نثری ترتیب

ظاہر ہے شعر میں الفاظ کی ترتیب نثر سے بالکل مختلف ہوتی ہے کیوں کہ شاعر کو قواعد کے اصولوں کے مقابلے میں شعر کے وزن کا زیادہ خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اس لیے اکثر الفاظ آگے پیچھے ہو جاتے ہیں لہٰذا آپ تشریح کرنے سے پہلے شعر کو نثری ترتیب دے لیں۔ اس سے شعر کا مفہوم واضح ہو جائے گا۔ جیسے یہ شعر ہے کہ

آبِ خنک کو خلق ترستی تھی خاک پر
گویا ہوا سے آگ برستی تھی خاک پر

اس کی نثری ترتیب یوں ہو گی۔

"خلق خاک پر آبِ خنک کو ترستی تھی گویا ہوا سے خاک پر آگ برستی تھی"۔

اس سلسلے میں یہ خیال رہے کہ نثری ترتیب میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ شعر کے الفاظ ہی کو ترتیب میں لے آنا چاہیے، البتہ حسبِ ضرورت حروف اضافت، عطف اور بیان وغیرہ کا استعمال ہو سکتا ہے اور وہ بھی واوَین (بریکٹ) میں جیسے کا، کے، و، تو، کہ، وغیرہ۔

حل لغت

تشریح طلب شعر میں جو مشکل الفاظ ہوں ان کے معنی لکھ دیں۔

سیاق و سباق

اگرچہ اشعار نظم کی تشریح کے لیے سیاق و سباق مطلوب نہیں ہے بلکہ صرف حوالہ متن ہی کافی ہے، تاہم تشریح کرتے ہوئے متعلقہ نظم کے مجموعی نفس مضمون، پس منظر اور مرکزی خیال کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر شعر کی تشریح صحیح طور پر

http://www.office.com.pk

نہیں ہو سکتی۔ جیسے علامہ اقبالؒ کی نظم ''شکوہ'' کے اشعار کی تشریح کرنی ہو تو یہ بتانا پڑے گا کہ شاعر نے اس نظم میں اللہ تعالیٰ سے شکایت کی ہے کہ مسلمان تیرے نام لیوا ہوتے ہوئے دنیا میں ذلیل و رسوا کیوں ہیں؟

مرکزی خیال

اگرچہ شعر کے مرکزی خیال کا الگ عنوان قائم کرنا ضروری نہیں ہے، تاہم اس کا تعین کر لینا ضروری اور مفید ہے کیوں کہ مرکزی خیال واضح ہو جائے تو شعر کی تشریح بہتر طور پر ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ مرکزی خیال ہی شعر کا بنیادی تصور ہوتا ہے جس کی تشریح وضاحت کے ساتھ ہو سکتی ہے۔

تشریح

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، تشریح میں شعر کے مفہوم کو خوب واضح کریں اور اسے کھول کر بیان کریں۔ صرف شعر کے ظاہری اور مختصر الفاظ کو نہ دیکھیں بلکہ اس مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں جو ان الفاظ کے پردے میں پوشیدہ ہے۔ پھر آپ مختلف مثالوں، واقعات اور تجربات کی مدد سے تشریح کریں۔ حوالے دیں، مقولے لکھیں۔ ہم مضمون اشعار پیش کریں اور جہاں ضروری اور موقع ہو، قرآنی آیات و احادیث (یا ان کا ترجمہ) کا بھی حوالہ دیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس سلسلے میں آپ کا مطالعہ وسیع ہونا چاہیے۔ اس مطالعے کی مدد سے آپ مختلف معلومات حوالوں اور مثالوں سے کام لے سکتے ہیں اور اس طرح اپنی تشریح کو زیادہ سے زیادہ مفصل، موثر اور جامع بنا سکتے ہیں یعنی جتنا گڑ ڈالیں گے، اتنا ہی میٹھا ہو گا۔ اگر شعر میں کوئی تلمیح یعنی تاریخی حوالہ ہے تو اس کی وضاحت کر دیں جیسے دمِ عیسیٰؑ ایک تلمیح ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ دیا تھا کہ مردے کو زندہ کر دیتے تھے اور مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں جان ڈال دیتے تھے۔ اس طرح خضر ایک تلمیح ہے، جو ایک بزرگ ہیں، جنھوں نے آبِ حیات پیا ہے اور ہمیشہ زندہ رہیں گے، وہ کسی نہ کسی روپ میں خشکی اور تری میں بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھا جاتے ہیں۔

http://www.office.com.pk

تبصرہ

تبصرہ کا مطلب ہے رائے زنی، یعنی آپ شعر کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں کہ وہ زبان و معنی کے لحاظ سے کیسا ہے؟ آپ اسے تنقید یا ادبی محاسن کا نام بھی دے سکتے ہیں۔ تنقید کے معنی ہیں پرکھنا، یعنی کسی چیز کی خوبیوں اور خامیوں کا جائزہ لینا۔ ادبی محاسن سے مراد ہے ادبی خوبیاں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کو مختصر طور پر یہ بتانا ہے کہ شعر میں زبان و الفاظ کیسے استعمال کیے گئے ہیں اور اس کا مضمون کیسا ہے؟ اگرچہ اس کا الگ عنوان قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے تاہم آپ تشریح کے دوران میں رائے زنی اور تبصرہ کر سکتے ہیں اس کے لیے اعلیٰ ذہانت اور وسیع مطالعہ کی ضرورت ہے مثال کے طور پر آپ اس قسم کے جملے استعمال کر سکتے ہیں اس سلسلے میں موقع محل اور مناسبت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

-1 زبان و معنی (مضمون) کے لحاظ سے عمدہ شعر ہے۔
-2 شعر میں سادگی، سلاست اور روانی پائی جاتی ہے۔
-3 شعر فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہے یاد رہے کہ فصاحت زبان کی عمدگی کو اور بلاغت معنی کی عمدگی کو کہتے ہیں۔
-4 بہت عمدہ تشبیہ بیان کی گئی ہے (ایک چیز کو کسی دوسری چیز کی مانند قرار دینا)۔
-5 الفاظ و تراکیب ایسی ہیں جیسے ہیرے جواہرات جڑے ہوں۔
-6 فلاں لفظ یا ترکیب قواعد کے لحاظ سے درست نہیں۔
-7 خوب منظر کشی کی ہے۔
-8 مجھے شاعر کے تصور سے اتفاق ہے/ اتفاق نہیں ہے۔
-9 جذبات کی بہترین ترجمانی کی گئی ہے۔
-10 شاعر نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔
-11 شعر ادبی محاسن کا بہترین نمونہ ہے۔
-12 شعر میں بلند اور منفرد تخیل پیش کیا گیا ہے۔

http://www.office.com.pk

اشعار کی تشریح

شعر نمبر: 1

اسی نے ایک حرف کُن سے پیدا کر دیا عالم
کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے بھر دیا عالم

حل لغت

حمد: ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جائے۔ **کُن:** ہوجا۔ **عالَم:** دُنیا۔ **کشاکش:** کھینچا تانی، کشمکش۔ **صدا:** آواز۔ **ہاؤ ہُو:** گہما گہمی۔

مفہوم: اللہ تعالیٰ نے ایک حرف کن کہہ کر دنیا کو پیدا کیا اور اس میں گہما گہمی بھر دی۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اس تمام کائنات کا خالق ہے۔ اس نے یہ دنیا ہمارے لیے بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دُنیا لفظ ''کُن'' کہہ کر بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ''کُن''، یعنی ہو جا اور ''فیکون''، یعنی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ پھر انھیں دُنیا میں بھیج دیا۔ پھر اس دنیا کو رونق بخشنے کے لیے دنیا میں بے شمار چیزیں پیدا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سب چیزیں انسانوں کے لیے پیدا کی ہیں۔ آج دنیا میں ہر طرف گہما گہمی ہے۔ رونق ہے۔ انسانوں کی سہولت اور ضرورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے بے شمار چیزیں بنائی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات ہی ہے جو کہ تمام کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔

شعر نمبر: 2

نظام آسمانی ہے اسی کی حکمرانی سے
بہار جاودانی ہے اسی کی باغبانی سے

حل لغت

نظامِ آسمانی: آسمان کا نظام۔ **حکمرانی:** بادشاہت۔ **بہارِ جاودانی:** ہمیشہ رہنے والی بہار۔ **باغبانی:** باغ کی دیکھ بھال کرنا

http://www.office.com.pk

مفہوم: آسمان کا نظام بھی اللہ تعالیٰ کی حکمرانی ہی سے ہے اور دنیا کے باغ میں اللہ تعالیٰ ہی کی وجہ سے ہمیشہ رہنے والی بہار ہے۔

تشریح: شاعر اس شعر میں خدا تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ! یہ آسمان کا نظام تیرے ہی حکم سے چل رہا ہے۔ تو ہی وہ واحد ہستی ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔ سورج کا اپنے وقت پر نکلنا اور اپنے وقت پر غروب ہونا تیرے ہی حکم کے تابع ہے۔ دن رات کا بدل بدل کا آنا اور جانا تیرے ہی حکم سے ہوتا ہے۔ تیری بادشاہت زمین و آسمان پر ہے۔ اے اللہ! تیرے دم سے ہی اس دنیا کی ہمیشہ رہنے والی بہار ہے۔ شاعر نے اس دنیا کو ایک باغ سے تشبیہ دی ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس باغ کا رکھوالا کہا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ اس باغ کا مالی ہے اس لیے اس دنیا میں ہمیشہ رہنے والی بہار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور اس کا باغباں نہیں ہوسکتا ہے۔

شعر نمبر: 3

زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اس کی قدرت کے
بچھائے ہیں اسی داتا نے دسترخوان نعمت کے

حل لغت

جلوہ آرا: جلوہ دکھانا، جھلک دکھلانا۔ **مظاہر:** ظاہر، سامنے کی چیز۔
دسترخوان: کھانا کھانے کا کپڑا۔ **نعمت:** انعام

مفہوم: ہر طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ اسی نے ہمارے کھانے کے لیے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اس زمین کی ہر چیز میں رب تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اس زمین پر بسنے والی ہر چیز اس بات کی گواہ ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسان کے لیے طرح طرح کی نعمتیں اتاری ہیں۔ پہاڑ،

http://www.office.com.pk

سمندر، دریا اور درخت سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ ان سب چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سب نعمتیں انسانوں کے لیے پیدا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی انسان اور باقی تمام مخلوقات کا رازق ہے اور وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ان نعمتوں کا ذکر قرآن پاک کی سورت الرحمٰن میں کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''پس اے گروہ جن و انس! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' ہمیں ان تمام نعمتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ہمارے لیے ایسی پیاری نعمتیں پیدا کی ہیں۔

شعر نمبر: 4

یہ سرد و گرم، خشک و تر، اجالا اور تاریکی
نظر آتی ہے سب میں شان اسی کی ذاتِ باری کی

حل لغت

سرد و گرم: ٹھنڈا اور گرم۔ **تر:** گیلا۔ **اجالا:** روشنی۔ **تاریکی:** اندھیرا۔
ذاتِ باری: اللہ تعالیٰ کی ذات

مفہوم: ہر طرح کے موسموں میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی شان نظر آتی ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں جتنی بھی چیزیں ہیں، سب میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ سردی، گرمی، بہار، خزاں ہر خشک اور گیلی چیز، روشنی اور اندھیرا، ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔

جگ میں آ کر اِدھر اُدھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

انسان اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جاننا چاہے تو اسے ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں طرح طرح کی چیزیں پیدا

http://www.office.com.pk

کی ہیں۔ مختلف قسم کے موسم بنائے ہیں جو بدل بدل کر آتے اور جاتے ہیں۔ اسی طرح رات اور دن بدل بدل کر آتے ہیں۔ ان سب چیزوں میں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کا جلوہ نظر آتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ ''یقیناً دن رات کے بدل بدل کر آنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔''

انسان دنیا میں ہر قسم کے حالات سے نبرد آزما ہوتا ہے۔ کبھی حالات اچھے ہوتے ہیں اور کبھی یہ انسان کے موافق نہیں ہوتے۔ مگر ہر قسم کے حالات اللہ تعالیٰ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے۔ انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

شعر نمبر: 5

وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق
نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق

حل لغت

کائنات: دنیا۔ **مخلوقات:** تمام مخلوق۔ **نباتات:** جڑی بوٹیاں۔
جمادات: بے جان چیزیں۔ **حیوانات۔** جانور

مفہوم: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اس ساری دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس دنیا کی تمام مخلوقات بھی اسی نے پیدا کی ہیں۔ وہ سب کا خالق و مالک ہے۔ اس دنیا میں جتنے بھی درخت اور پودے ہیں، سب اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیے ہیں۔ ہر جان دار اور بے جان چیز کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے۔ شاعر اس شعر میں بتانا یہ چاہتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے۔ وہ ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ وہ چیز جان دار ہو یا بے جان، پہاڑ ہوں، دریا ہوں، پودے ہوں، درخت ہوں یا چرند پرند، ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس دنیا میں بے شمار

http://www.office.com.pk

چیزیں ہیں۔ کچھ معلوم ہیں اور کچھ نامعلوم۔ کچھ جان دار ہیں اور کچھ بے جان، کچھ ہماری نظروں کے سامنے ہیں اور کچھ نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ جو چیز بھی اس دنیا میں موجود ہے اس کا بنانے والا ایک اللہ ہی ہے۔

سبھی کچھ خدا کا بنایا ہوا ہے
یہ گلشن اسی کا لگایا ہوا ہے
یہ آگ اور مٹی ہوا اور پانی
سبھی کچھ خدا ہی کی ہے مہربانی

شعر نمبر: 6

وہی خالق ہے دل کا اور دل کے نیک ارادوں کا
وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا

حل لغت

خالق: پیدا کرنے والا۔ **نیک ارادہ:** اچھا ارادہ۔ **باپ دادا:** بزرگ

مفہوم: اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے بھید تک جانتا ہے۔ وہ ہمارا اور ہمارے آبا واجداد کا مالک ہے۔

تشریح: شاعر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر ارادے سے واقف ہے۔ ہمارے دلوں میں جو خیال پیدا ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہم دل میں کسی نیک کام کا ارادہ کریں تو ہمیں جان لینا چاہیے کہ اس نیک کام کی تحریک اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں نیکی کے کاموں کی طرف راغب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان اپنی بخشش کا سامان کرے۔ اس کے لیے وہ اپنے پیارے بندوں کو نیک کام کرنے پر تیار کرتا رہتا ہے اور ان نیک کاموں کے لیے آسانیاں مہیا کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے اور ہمارے بزرگ بھی اسی کے بندے تھے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ازل سے ہے اور ابد تک

http://www.office.com.pk

رہے گی۔

شعر نمبر:7
بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے
محمد مصطفیٰؐ کے نام پر شیدا کیا جس نے

حل لغت

بشر: انسان، آدمی۔ فطرت اسلام: اسلام کے اصول۔ شیدا: فدائی، قربان ہونے والا

مفہوم: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسلام کی فطرت پر پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں حضور ﷺ کے نام پر قربان ہونے کا جذبہ رکھا ہے۔

تشریح: شاعر اس شعر میں بیان کرتا ہے کہ وہ خدائے بزرگ و برتر ہی ہے جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اسے اسلام کے اصولوں پر چلنا سکھایا۔ کائنات کے اسرار و رموز سے واقفیت دلائی۔ وہی کائنات کا خالق ہے۔ انسان اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلتا ہے اور زندگی سے لطف اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات حضرت محمد ﷺ کے لیے ہی تخلیق کی ہے۔ وہ خود کہتا ہے کہ اگر میں محمد مصطفیٰ ﷺ کو تخلیق نہ کرتا تو کائنات نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ خود آپ ﷺ سے بہت محبت کرتا ہے۔

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے، نقشِ روحِ محمدؐ بنایا گیا
پھر اس نُور سے لے کے کچھ روشنی، بزمِ کون و جہاں کو سجایا گیا

اور

جمالِ حسنِ یوسف پر فقط عاشق زلیخا تھی
خدا خود جس پہ عاشق ہے وہ ہے صورت محمد ﷺ کی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حضرت محمد ﷺ کا شیدائی بنایا ہے۔ انسان آپ ﷺ سے محبت کرتا ہے کیونکہ یہ کائنات انھی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان

http://www.office.com.pk

کے دل میں حضرت محمد ﷺ کی محبت رکھی ہے۔ آپ ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے بھی ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم آپ ﷺ سے محبت کریں اور آپ ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"اگر تم کو مجھ سے محبت کا دعویٰ ہے تو حضرت محمد ﷺ کی پیروی کرو۔ اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔"

تبصرہ

حمد ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے۔ حفیظ جالندھری نے بڑے دلکش پیرائے میں یہ حمد لکھی ہے۔ اس حمد کے شعروں میں روانی اور موسیقیت بہت زیادہ ہے۔ لفظوں کا چناؤ عمدہ ہے۔ شاعر نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر بڑے اچھے انداز میں کیا ہے۔

حلِ مشقی سوالات

1- مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات کون سا ایک لفظ کہہ کر بنائی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ "کُن" کہہ کر یہ ساری کائنات بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کُن یعنی ہو جائے اور فیکون یعنی ہو گیا۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کن نعمتوں سے نوازا ہے؟ چند ایک تحریر کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ان نعمتوں کا ذکر سورۃ الرحمٰن میں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج بنا کے بزمِ جہاں کو رونق بخشی۔ ہوا، پانی، آگ، مٹی، پھل، پھول، سبزیاں، اناج، پہاڑ، دریا، سمندر، سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے پیدا کی ہیں۔

(ج) اجالے اندھیرے اور خشک و تر کس کے مظاہر کے نمونے ہیں؟

جواب: اجالے اندھیرے اور خشک و تر اللہ تعالیٰ کے مظاہر کے نمونے ہیں۔

http://www.office.com.pk

(د) حمد میں خالق کی کن مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: حمد میں بتایا گیا ہے کہ نباتات، جمادات، حیوانات اور ہمارے باپ دادا سب اُسی خالق کی مخلوق ہیں۔ سب کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے۔

(ہ) انسان کو کس فطرت پر پیدا کیا گیا ہے؟

جواب: انسان کو اسلام کی فطرت پر پیدا کیا گیا ہے۔

2- درج ذیل الفاظ سے مصرعے مکمل کریں:

مخلوقات، آسمانی، مظاہر، بشر

(الف) نظامِ ______ ہے اسی کی حکمرانی سے

(ب) زمیں پر جلوہ آرا ہیں ______ اس کی قدرت کے

(ج) وہی ہے کائنات اور اس کی ______ کا خالق

(د) ______ کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے

جواب: (الف) نظامِ آسمانی ہے اسی کی حکمرانی سے

(ب) زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اس کی قدرت کے

(ج) وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق

(د) بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے

3- نظم "حمد" کے متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) نظم "حمد" کس شاعر کی تخلیق ہے؟

(i) احسان دانش (ii) جمیل الدین عالی

(iii) حفیظ جالندھری (iv) جوش ملیح آبادی

(ب) کائنات کا وجود اللہ تعالیٰ کے:

(i) احکامات کا نتیجہ ہے (ii) چاہنے کا نتیجہ ہے

(iii) حرفِ کُن کا نتیجہ ہے (iv) ادارے کا نتیجہ ہے

(ج) نظامِ آبادی اور بہارِ جاودانی میں کون سی بات مشترک ہے؟

(i) خالق ایک ہے (ii) ردیف ایک ہے

(iii) دونوں کائنات کا حصہ ہیں (iv) ایک ہی نظام کے عناصر ہیں

http://www.office.com.pk

(د) یہ عالم اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے بھر دیا ہے؟
(i) رنگ و بُو سے (ii) مخلوقات سے
(iii) جمادات و نباتات سے (iv) کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے

(ہ) ذاتِ باری تعالیٰ کی شان کہاں نظر آتی ہے؟
(i) سرد و گرم میں (ii) خشک و تر میں
(iii) اُجالے اور تاریکی میں (iv) ان سب میں

(و) اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا کر کے کون سا اور احسان کیا؟
(i) رزق دیا (ii) صحت و تندرستی میں
(iii) اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شیدا کیا (iv) عقل و شعور کی دولت دی

جواب

(الف)	(iii)	(ب)	(iii)	(ج)	(i)	(د)	(iv)
(ہ)	(iv)	(و)	(iii)				

-4 کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
اک حرفِ کن	عالم کا پیدا ہونا
بہارِ جاودانی	باغبانی سے
بشر کا پیدا ہونا	فطرتِ اسلام
کائنات	خالق
بچھائے	دسترخوانِ نعمت

-5 درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

الفاظ	متضاد
شمس	قمر
سرد	گرم

http://www.office.com.pk

تر	خشک
تاریکی	اجالا
خالق	مخلوق
ثابت	سیارا، ٹوٹا

6- درجِ ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

حرفِ کُن، صدائے ہاؤ ہُو، کشاکش، بہارِ جاودانی، جلوہ آرا، جمادات، بَشَر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حرفِ کُن	ایک حرف کہہ کر۔ ہو جا	صدائے ہاؤ ہو	آواز کی گہما گہمی
کشاکش	کشمکش، کھینچا تانی	بہارِ جاودانی	ہمیشہ رہنے والی بہار
جلوہ آرا	ظاہر ہونا	جمادات	بے جان چیزیں
بَشَر	انسان		

7- حمد کے مطابق الفاظ کو ترتیب دے کر مصرعے بنائیں۔

(الف) قدرت، اس کی، جلوہ آرا، زمیں پر، ہیں، مظاہر، کے
(ب) کا، خالق، نباتات و جمادات، حیوانات اور
(ج) سے، نظام آسمانی، حکمرانی، اسی کی، ہے
(د) جس نے، بشر کو، پیدا کیا، فطرتِ اسلام پر
(ہ) باپ دادوں، کا، ہمارا، وہی مالک، اور ہمارے

جوابات

(الف) زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اس کی قدرت کے
(ب) نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق
(ج) نظامِ آسمانی ہے اسی کی حکمرانی سے
(د) بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے
(ہ) وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا

http://www.office.com.pk

8- حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: دیکھیے خلاصہ

9- حمد کے ہر شعر میں ہم آواز الفاظ موجود ہیں۔ ان کی نشان دہی کیجیے۔

جواب: حمد میں آنے والے ہم آواز الفاظ درج ذیل ہیں۔

کر، بھر۔ حکمرانی، باغبانی۔ قدرت، نعمت۔ تاریکی، باری کی

مخلوقات، حیوانات ارادوں، دادوں پیدا، شیدا

10- درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

حرفِ کُن، جمادات، نباتات، بشر، نعمت

جواب: حَرفِ کُن، جَمَادات، نَبَاتات، بَشَر، نِعْمَت

11- حمد کے تیسرے اور چوتھے شعر کی تشریح کیجیے۔

جواب: دیکھیے تشریح

نظم

نظم کے لغوی معنی تنظیم اور ترتیب کے ہیں۔ اصطلاحِ سخن میں نظم ایسی مسلسل اور مربوط صنف ہے جس میں خیالات کو ترتیب کے ساتھ پیش کیا جائے۔ ہر نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے اور شاعر اس مرکزی خیال کی مختلف جہات پر روشنی ڈالتا ہے۔ ہر نظم کا ایک عنوان بھی ضروری ہے۔

اردو ادب کو اقبال رحمۃ اللہ علیہ ظفر علی خاں، حفیظ جالندھری، جوش ملیح آبادی اور احسان دانش جیسے شعرا نے نظم کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔

غزل

غزل کے لغوی معنی عورتوں سے یا عورتوں کے بارے میں باتیں کرنا کے ہیں۔ ہرن جب خوف زدہ ہو کر دردناک چیخ مارے تو اسے بھی غزل کہتے ہیں۔ اصطلاح میں غزل شاعری کی وہ قسم ہے جس میں حسن و عشق کی مختلف کیفیات کا ذکر ہوتا ہے اور اس میں درد و سوز بھی پایا جاتا ہے۔

غزل کا ہر شعر ایک اکائی ہوتا ہے اور پوری غزل ایک بحر اور وزن میں ہوتی

http://www.office.com.pk

ہے۔ اس کے مطلع کے دونوں مصرعے ہم ردیف و ہم قافیہ جب کہ دیگر اشعار کا ہر دوسرا مصرع ہم ردیف و ہم قافیہ ہوتا ہے۔ میر تقی میر، اسد اللہ خاں غالب۔ داغ دہلوی اور فیض احمد فیض کے علاوہ بھی بہت سے نمایاں غزل گو شعرا ہیں۔

نظم اور غزل میں فرق

غزل بنیادی طور پر تو نظم ہی ہے البتہ معروف معنوں میں نظم کے اشعار مرکزی خیال کے مطابق ایک ترتیب میں ہوتے ہیں جب کہ غزل کا ہر شعر الگ اکائی ہوتا ہے۔ غزل کے ہر شعر کا الگ مفہوم ہو سکتا ہے۔ جو سوز و گداز غزل کا لازمہ ہے وہ نظم کا نہیں ہے اور جو شکوہ لفظی نظم میں ممکن ہے وہ غزل میں نہیں۔

نمونے کی نظم

تغیر

اے ہم نشیں ! کلام مِرا لا کلام ہے
سُن! زندگی تغیرِ پیہم کا نام ہے
راتوں کو ہے سَحَر کی تجلّی کا انتظار
ہے ہر صدا فراقِ خموشی میں بے قرار
سوئے خزاں ، بہارِ گلستاں روانہ ہے
ہر برگ کا سکوت سراپا فسانہ ہے
نکہت کی کوششیں کہ نکلنا نصیب ہو
موسم کو یہ لگن کہ بدلنا نصیب ہو
شمس و قمر کو ضد ہے کہ گرمِ سفر رہیں
بے رنگیوں میں خالقِ شام و سحر رہیں
شہروں میں انقلاب ، بیاباں میں انقلاب
محفل میں انقلاب ، شبستاں میں انقلاب
کس پر یہاں تغیر نو کا فسوں نہیں
اس بزم میں نصیب کسی کو سکوں نہیں

http://www.office.com.pk

نمونے کی غزل

گل کو ہوتا صبا ! قرار اے کاش!
رہتی اک آدھ دن ، بہار اے کاش!
یہ جو دو آنکھ ، مند گئیں میری
اس پہ وا ہوتیں ، ایک بار اے کاش!
کن نے اپنی مصیبتیں نہ گنیں
رکھتے میرے بھی غم ، شمار اے کاش!
جان آخر تو جانے والی تھی
اس پہ کی ہوتی ، میں نثار اے کاش!
اس میں راہ سخن نکلتی تھی
شعر ہوتا ترا شعار ، اے کاش!
شش جہت اب تو تنگ ہے ہم پر
اس سے ہوتے نہ ہم ، دو چار اے کاش!

سرگرمیاں

1- طلبہ باری باری یہ حمد تحت اللفظ پڑھیں۔

جواب: طلبہ خود پڑھیں۔

2- خوش الحان طلبہ یہ حمد ترنم سے پڑھیں۔

جواب: جماعت کا کوئی خوش الحان بچہ اس حمد کو ترنم کے ساتھ پڑھے اور باقی بچے خاموش بیٹھ کر سنیں۔

3- اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں، انھیں جملوں میں ایک چارٹ پر خوش خط لکھیں اور اسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

جواب: یہ سب باتیں ایک چارٹ پر لکھوائی جائیں اور اس چارٹ کو جماعت کے کمرے میں آویزاں کیا جائے۔

http://www.office.com.pk

اللہ تعالیٰ نے ایک حرفِ کُن سے ساری کائنات کو پیدا کیا۔
اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا حاکم ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں۔
اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہر چیز میں نمایاں ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمارے دل اور دل میں پیدا ہونے والے نیک ارادوں کا خالق ہے۔
اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسلام کی فطرت پر پیدا کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضرت محمد ﷺ کا سچا عاشق بنایا ہے۔

4- کسی اور معروف شاعر کی حمد تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیں۔

جواب: مجھے مولانا ظفر علی خاں کی یہ حمد بہت پسند ہے۔

پہنچتا ہے ہر اک میکش کے آگے دورِ جام اُس کا
کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطفِ عام اُس کا
گواہی دے رہی ہے اس کی یکتائی پہ ذات اس کی
دوئی کے نقش سب جھوٹے ہیں، سچا ایک نام اُس کا
ہر اک ذرّہ فضا کا داستاں اس کی سناتا ہے
ہر اک جھونکا ہوا کا آ کے دیتا ہے پیام اُس کا
نظام اپنا لیے پھرتا ہے کیا خورشید نور افشاں
ہزاروں ایسی دنیاؤں کو شامل ہے نظام اُس کا
میں اس کو کعبہ و بت خانہ میں کیوں ڈھونڈنے جاؤں
مرے ٹوٹے ہوئے دل ہی کے اندر ہے مقام اُس کا
سراپا معصیت میں ہوں، سراپا مغفرت وہ ہے
خطا کوشی روش میری، خطا پوشی ہے کام اُس کا
مری افتادگی بھی میرے حق میں اس کی رحمت تھی
کہ گرتے گرتے بھی میں نے لیا دامن ہے تھام اُس کا
ہوئی ختم اس کی حُجت اس زمیں کے بسنے والوں پر
کہ پہنچایا ہے ان سب تک محمد ﷺ نے کلام اُس کا

http://www.office.com.pk

نہ جا اس کے تحمل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اُس کا

اساتذہ کرام کے لیے

1- طلبہ کو حمدیہ شاعری کی روایت سے آگاہ کرنا اور بتانا کہ اردو زبان کی ابتدا سے حمدیہ شاعری کی بھی ابتدا ہوگئی۔

جواب: حمد گو شاعر کی شخصیت خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی رحمت پر کامل یقین کا اظہار کرتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ان گنت اور بے حساب نعمتوں کا شکرانہ بجا لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و پاکیزگی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کم مائیگی اور عجز وانکسار کا اظہار کرتا ہے۔

زمانۂ قدیم میں قریباً تمام شعرا اپنے شعری مجموعوں کی ابتدا حمدِ باری تعالیٰ سے کرتے تھے تاکہ ان کا کلام بابرکت ہو لیکن بعد میں شعرا نے حمد گوئی کی طرف خاص توجہ دی اور اس طرح حمدیہ شاعری کے مجموعے بھی منظرِ عام پر آ گئے۔ حمد نے تقدس کی وجہ سے ایک باوقار صنفِ سخن کا مقام حاصل کر لیا۔ حمد گو شاعر اپنے ایمان کی استقامت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی دلی کیفیات کا اظہار بڑے ہی مودّب طریقے سے بیان کرتا ہے اور اپنی ان حمدوں کے ذریعے سے روزِ قیامت شفاعت کا طلب گار ہوتا ہے۔

حمدیہ شاعری میں صاحبِ دیوان شعرا میں مظفر خیر آبادی، مفتی غلام سرور، حافظ لدھیانوی، مسعود رضا خاکی، طفیل دارا اور لالہ صحرائی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

موجودہ دور میں مظفر وارثی، کاوش زیدی، مسرور بدایونی، لطیف اثر، انوار عزمی حمدیہ شاعری کے صاحبِ دیوان شاعر ہیں۔

2- طلبہ کو حمد، نعت اور منقبت کا فرق بتایا جائے۔

جواب: حمد، نعت اور منقبت میں فرق

حمد

حمد عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی تعریف کرنے کے ہیں لیکن اصطلاحی معنوں میں اس سے مراد اللہ تبارک تعالیٰ کی تعریف و ثنا ہے۔ حمد ایک ایسی صنفِ سخن کو کہا جاتا ہے جس میں رب العزت کے اپنے بندوں پر انعام و

http://www.office.com.pk

اکرام کا ذکر کیا جاتا ہے اور بندے اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ حمد، غزل، نظم یا رباعی کی طرح کسی خاص ہیئت میں نہیں لکھی جاتی۔ اس کے لیے کوئی خاص بحر یا وزن بھی مخصوص نہیں ہے۔ یہ ہر صنفِ سخن میں لکھی جا سکتی ہے لیکن حمد کا مقام و مرتبہ دیگر اصنافِ سخن کے مقابلے میں بہت بلند ہے۔

نعت

نعت کے لغوی معنی تعریف و ستائش کے ہیں لیکن اصطلاح میں نعت سے مراد ایسے اشعار ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کی مدح بیان کی گئی ہو۔ حمد کی طرح نعت بھی کسی الگ صنف سخن کا نام نہیں۔ اس کے لیے بھی کوئی خاص وزن یا بحر کی قید نہیں۔ یہ بھی نظم، غزل یا گیت کی طرح کی ہی صنفِ سخن ہے۔ شاعر آنحضرت ﷺ کے ساتھ اپنی محبت، عقیدت اور عشق کا اظہار کرتا ہے۔ اپنے جذبات و احساسات کو جن الفاظ کے ذریعے سے ان کے حضور پیش کرتا ہے وہ نعت ہے۔ شاعری کی ہر صنف میں نعت کہی گئی ہے۔

منقبت

جس نظم میں اولیا اللہ یا بزرگانِ دین کی تعریف کی جائے، اسے منقبت کہتے ہیں۔ منقبت عقیدت کے اظہار کے طور پر لکھی جاتی ہے۔ منقبت میں شخصی خوبیوں کے حوالے سے بات کی جاتی ہے۔

3- شاعر نے شعروں میں قرآنی آیات کا ذکر کیا ہے۔ کائنات کے پیدا کرنے کُن فَیَکُوْنَ، دلوں کے بھید جاننے غرض ہر شعر میں ایک آیت کا حوالہ موجود ہے۔ آپ یہ آیات جماعت کو سنائیں۔

جواب: دیکھیے اشعار کی تشریح

4- حمد کو ترنم سے پڑھوانے کا اہتمام کیا جائے تا کہ بچوں میں عقیدت و احترام کے علاوہ ذوقِ جمالیات بھی پیدا ہو۔

جواب: اساتذہ کرام خوش الحان بچوں سے یہ حمد مترنم پڑھوائیں۔ اچھا پڑھنے والے کو انعام دیں اور دوسرے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

http://www.office.com.pk

اہم معروضی سوالات

سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا پیدا کی ہے:

(i) کُن کہہ کر (ii) قُم کہہ کر

(iii) بن جا کہہ کر (iv) ہو جا کہہ کر

(ب) اللہ تعالیٰ نے عالم کو بھر دیا ہے:

(i) پھولوں سے (ii) پانی سے

(iii) پہاڑوں سے (iv) کشاکش کی ہاؤ ہو سے

(ج) زمیں پر جلوہ آرا ہیں ______ اس کی قدرت کے

(i) آثار (ii) مظاہر

(iii) نقش (iv) نشاں

(د) اسی داتا نے ہمارے لیے دستر خوان بچھائے ہیں:

(i) پھولوں کے (ii) پھلوں کے

(iii) نعمت کے (iv) رنگ رنگ کے

(ہ) ”نباتات، جمادات، حیوانات“ آپس میں ہیں:

(i) ہم معنی الفاظ (ii) ہم قافیہ الفاظ

(iii) ایک ہی ردیف کے الفاظ (iv) مترادف الفاظ

(و) اللہ تعالیٰ نے بشر کو پیدا کیا ہے:

(i) ایک ہی فطرت پر (ii) مختلف فطرت پر

(iii) خاندانی فطرت پر (iv) اسلام کی فطرت پر

(الف)	(i)	(ب)	(iv)	(ج)	(ii)	(د)	(iii)
(ہ)	(ii)	(و)	(iv)				

http://www.office.com.pk